مسائلِ وتر

افادات

مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
متکلم اسلام

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسائل وتر

وتر سے متعلق مندرجہ ذیل عنوانات پر گفتگو ہو گی۔

[۱]:وتر کا وجوب

[۲]:وتر تین رکعات

[۳]: تین وتر ایک سلام سے

[۴]:دوسری رکعت میں تشہد

[۵]:دعاءِ قنوت سے پہلے رفع یدین کا ثبوت

[۶]:الفاظِ دعاءِ قنوت

[۱]: وتر کا وجوب

اھل السنۃ والجماعۃ احناف کا موقف:

وتر واجب ہیں۔

1: امام ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل المرغینانی رحمہ اللہ (ت 593ھ) لکھتے ہیں:

الوتر واجب.

(الہدایۃ: ج1 ص65 باب صلاۃ الوتر، کنز الدقائق: ج ص باب الوتر والنوافل)

2: علامہ حافظ الدین ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی الحنفی (ت 710ھ) لکھتے ہیں:

الوتر واجب.

(کنز الدقائق: ص45 کتاب الصلاۃ)

غیر مقلدین کا موقف:

وتر واجب نہیں بلکہ نفل ہیں۔

محمد رئیس ندوی غیر مقلد لکھتے ہیں:

”وتر نوافل میں شامل ہیں۔“

(رسول اکرم کا صحیح طریقہ نماز: ص566)

دلائل اھل السنۃ والجماعۃ

احادیث مرفوعہ:

نمبر 1:

عَنۡ عَبۡدِ اللہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجۡعَلُوا آخِرَ صَلَاتِکُمۡ بِاللَّیۡلِ وِتۡرًا.

(صحیح البخاری: ج1 ص136 بَابٌ لِیَجۡعَلۡ آخِرَ صَلَاتِہٖ وِتۡرًا)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وتر کو رات کی آخری نماز بناؤ۔

عَنۡ نَافِعٍ أَنَّ ابۡنَ عُمَرَ قَالَ: مَنۡ صَلّٰی مِنَ اللَّیۡلِ فَلۡیَجۡعَلۡ آخِرَ صَلَاتِہٖ وِتۡرًا فَإِنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَأۡمُرُ بِذٰلِکَ.

(سنن النسائی: ج2 ص247 باب وقت الوتر)

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص رات کی نماز پڑھے اسے چاہیے کہ وہ وتر کو رات کی آخری نماز بنائے، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم دیتے تھے۔

قال محمد الیاس غمن: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین.

نمبر2:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا.

(صحیح مسلم: ج1 ص285)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح (صادق) ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

نمبر3:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ».

(سنن ابی داؤد: ج1 ص207، جامع الترمذی: ج1 ص60)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اہلِ قرآن! وتر پڑھا کرو، کیوں کہ اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔

استدلال:

درج بالا تینوں احادیث میں امر کا صیغہ ہے اور فقہاء کرام اور دیگر محققین وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ امر وجوب کے لیے آتا ہے (الا یہ کہ کوئی دلیل ایسی ہو جو اس وجوب کے علاوہ کوئی اور چیز ثابت کرتی ہو) یعنی اگر کسی شخص کو صیغہ امر کے ذریعے حکم دیا جائے تو وہ چیز اس شخص پر واجب اور لازم ہوتی ہے۔

امام علامہ شیخ احمد بن ابی سعید بن عبد اللہ بن عبد الرزاق الحنفی المعروف "ملا جیون" (ت1130ھ) لکھتے ہیں:

و موجبه الوجوب لا الندب والاباحة والتوقف يعني ان موجب الامر الوجوب فقط:

نور الانوار: ص34

ترجمہ: امر کا حکم وجوب ہے، اس کا حکم ندب، اباحت اور توقف نہیں ہے۔ یعنی امر کا حکم صرف وجوب ہی ہے۔

تو اس سے ثابت ہوا کہ وتر واجب ہیں۔

نمبر4:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ «الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا».

(سنن ابی داؤد: ج1 ص208 باب فیمن لم یوتر)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن بریدہ کے والد کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: وتر حق (ضروری) ہیں، جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے، وتر حق (ضروری) ہیں، جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے، وتر حق (ضروری) ہیں، جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد الحاکم النیشابوری الشافعی (ت405ھ) فرماتے ہیں:

هذا حديث صحيح.

(المستدرک للحاکم: ج1 ص609، فتح القدیر: ج1 ص371)

ترجمہ: یہ حدیث مبارک صحیح درجہ کی ہے۔

اشکال:

اس میں ایک راوی "ابو المنیب العتکی" ہے جس پر بعض ائمہ کی طرف سے جرح ہے۔ لہٰذا روایت ضعیف ہے۔

جواب:

محدث کبیر شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ (ت 1394ھ) تحریر فرماتے ہیں:

فکلام النسائی فیه مضطرب، وکلام العقیلی هین، و کذا کلام غیره. و بالجملة فهو حسن الحدیث.

(اعلاء السنن: ج6ص4)

ترجمہ: امام نسائی (ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ: ت 303ھ) کی جرح مضطرب ہے، (کیوں کہ ان سے راوی ابو المنیب کی توثیق بھی منقول ہے) اور امام عُقیلی رحمہ اللہ کی جرح کمزور درجہ کی ہے، اور یہی حکم دیگر ائمہ کی جرح کا ہے۔ لہٰذا خلاصہ یہ ہے کہ "ابو المنیب العتکی" رحمہ اللہ حسن الحدیث درجہ کا راوی ہے۔

استدلال:

محدث کبیر شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ (ت 1394ھ) تحریر فرماتے ہیں:

والحدیث فیه دلالة علی وجوب الوتر لما فیه من الوعید الشدید علی ترکه و هو قوله علیه السلام: "لیس منا" ومثل هذا لا یقال الا فی حق تارك فرض او واجب، ولا سیما و قد تاکد ذالك بالتکرار ثلاث مرات، و مثل هذا الکلام بهذه التاکیدات لم یات فی حق السنن.

(اعلاء السنن: ج6ص4)

ترجمہ: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وتر واجب ہیں، اس لیے کہ وتر چھوڑنے پر سخت وعید سنائی گئی ہے یعنی "وہ شخص ہم میں سے نہیں" (جو وتر نہ پڑھے) اس قسم کے الفاظ اس شخص کے بارے میں کہے جاتے ہیں جو فرض یا واجب کا تارک ہو، خصوصاً جب ان جملوں کو تین مرتبہ تاکید کے ساتھ کہا جائے (تو وعید بہت سخت ہوتی ہے) اور اس قسم کی تاکیدات سنتوں کے بارے میں نہیں کہی جاتیں۔

نمبر5:

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ مرفوعاً قَالَ: الْوِتْرُ حَقٌّ، أَوْ وَاجِبٌ.

(مسند ابی داوٗد الطیالسی: ج2ص81 سلسلۃ احادیث ابی ایوب الانصاری، ح593)

ترجمہ: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر حق (ضروری) اور واجب ہیں۔

قال محمد الیاس غمن: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم

نمبر6:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- «مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا ذَكَرَهُ».

(سنن ابی داود: رقم الحدیث 1433)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے تو جب بیدار ہو یا اسے یاد آ جائیں تو پڑھ لے۔

استدلال:

وجوبِ قضاء وجوبِ ادا کی فرع ہے۔ یعنی جس عمل کے فوت ہو جانے پر شریعت نے اس کی قضاء لازم قرار دی ہو، تو اس قضا کا حکم دیا جانا

اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ عمل کم از کم وجوب کا درجہ رکھتا ہے۔ کیوں کہ سنت یا نفل عمل کے فوت ہو جانے پر شریعت کی طرف سے قضا کا حکم نہیں۔

محدث کبیر شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ (ت 1394ھ) تحریر فرماتے ہیں:

قلت: فیہ ایجاب القضاء علیٰ من نام عن الوتر او نسیہ و ایجاب القضاء دلیل الوجوب فی الاصل۔

(اعلاء السنن: ج6ص17)

ترجمہ: میں کہتا ہوں: اس حدیث سے ثابت ہے کہ جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا پڑھنا بھول جائے تو اس پر قضاء واجب ہے۔ قضاء کا وجوب؛ اصل (ادا) کے وجوب کی دلیل ہے۔

نمبر7:

عن خارجة بن حذافة العدوی قال: خرج علینا النبی صلی اللہ علیہ و سلم فقال: إن اللہ قد أمدکم بصلاة لھی خیر لکم من حمر النعم. الوتر جعله الله لکم فیما بین صلاة العشاء إلی أن یطلع الفجر۔

(جامع الترمذی: ج ص باب الوتر)

ترجمہ: حضرت خارجہ بن حذافہ العدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک نماز زائد (عطا) کی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ وہ نماز وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا وقت نماز عشاء سے طلوعِ فجر تک رکھا ہے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد الحاکم النیشابوری الشافعی رحمہ اللہ (ت 405ھ) فرماتے ہیں:

ھذا حدیث صحیح الاسناد و لم یخرجاہ

(المستدرک للحاکم: ج1ص448ح1148)

ترجمہ: اس حدیث کی سند صحیح ہے، البتہ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ (ت 748ھ) فرماتے ہیں:

صحیح.

(المستدرک للحاکم: ج1ص448ح1148)

ترجمہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

حافظ بدر الدین محمود بن احمد بن موسیٰ العینی الحنفی رحمہ اللہ (ت 855ھ) فرماتے ہیں:

ھذا سند صحیح.

(عمدۃ القاری: ج10ص371 باب لیجعل آخر صلاتہ وترا)

ترجمہ: یہ سند (اس حدیث کی سند) صحیح ہے۔

استدلال:

مزید (جس چیز کا اضافہ کیا جائے) مزید علیہ (جس چیز پر اضافہ کیا جائے) کی جنس سے ہوتی ہے، اور زیادتی محدود چیز میں ہوتی ہے، غیر محدود میں نہیں۔ فرض نماز محدود ہے اس لیے اس میں اضافہ ممکن ہے، جب کہ نوافل غیر محدود ہیں اس لیے ان میں اضافہ ممکن نہیں ہے۔ چونکہ ثبوت کی دلیل قطعی نہیں ہے بلکہ ظنی ہے، اس لیے حکم وجوب کا ہے، فرضیت کا نہیں۔

1: علامہ علاء الدین ابو بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی الحنفی رحمہ اللہ (ت 587ھ) لکھتے ہیں:

أَنَّهُ سَمَّاهَا زِيَادَةً وَالزِّيَادَةُ على الشَّيْءِ لَا تُتَصَوَّرُ إِلَّا من جِنْسِهِ فَأَمَّا إذَا كان غَيْرَهُ فإنه يَكُونُ قِرَانًا لَا زِيَادَةً لأن الزِّيَادَةَ إنَّمَا تُتَصَوَّرُ على الْمُقَدَّرِ وهو الْفَرْضُ فَأَمَّا النَّفَلُ فَلَيْسَ بِمُقَدَّرٍ فَلَا تَتَحَقَّقُ الزِّيَادَةُ عليه۔

(بدائع الصنائع: ج1 ص27)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کو اضافہ قرار دیا، اور کسی چیز پر اضافہ اس کی ہم جنس چیز کے ذریعے ہوتا ہے، اگر غیر جنس چیز کے ذریعے کوئی چیز شامل کی جائے تو اس کو "زیادت" (اضافہ) نہیں کہتے بلکہ "قِران" (ملانا) کہتے ہیں۔ پھر اضافہ ایسی چیز میں کیا جا سکتا ہے جو محدود اور مقرر ہو اور وہ فرض ہے، لہٰذا نوافل میں اضافہ نہیں کیا سکتا کیوں کہ وہ محدود اور مقرر نہیں ہے۔

2: حافظ بدر الدین محمود بن احمد بن موسیٰ العینی الحنفی رحمہ اللہ (ت 855ھ) فرماتے ہیں:

الزيادة في النوافل غير صحيح لأن الزيادة عن الله تعالى لا تكون نفلا وإنما يكون ذلك إذا كان من النبي بشرط عدم المواظبة...وذلك لأنه نسب ذلك إلى الله تعالى فلا يكون ذلك إلا واجبا.

(عمدۃ القاری: ج3 ص414)

ترجمہ: نوافل میں اضافہ درست نہیں ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا گیا اضافہ نفل نہیں ہوتا، کیوں کہ نفل وہ ہوتا ہے جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مواظبت کے بغیر عمل فرمایا ہو۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور جس عمل کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے وہ (کم از کم) واجب ہوتا ہے۔

احادیث موقوفہ:

نمبر1:

عَنْ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : إِنِّي نِمْتُ وَنَسِيتُ الْوِتْرَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ؟ فَقَالَ : إِذَا اسْتَيْقَظْتَ وَذَكَرْتَ ،فَصَلِّ

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص192 باب مَنْ قَالَ: يُوتِرُ وَإِنْ أَصْبَحَ ،وَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُ)

ترجمہ: حضرت ابو مریم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہا: رات میں سو گیا اور وتر پڑھنا بھول گیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا (اب میرے لیے کیا حکم ہے ؟) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تو بیدار ہو جائے تو یاد آنے پر پڑھ لو۔

قال محمد الیاس غمن: اسنادہ صحیح و رواتہ ثقات.

نمبر2:

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: الْوِتْرُ حَقٌّ، أَوْ وَاجِبٌ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص192 باب مَنْ قَالَ: الْوِتْرُ وَاجِبٌ، مصنف عبد الرزاق: ج2 ص395)

ترجمہ: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر حق ہے یا واجب ہے، (یعنی بہر صورت اس کی ادائیگی لازم ہے، وقت میں ادا اور وقت گزر جانے پر قضا)

قال محمد الیاس غمن: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم.

نمبر 3:

عَنْ وَبَرَةَ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ أَصْبَحَ، وَلَمْ يُوتِرْ ؟ قَالَ : أَرَأَيْتَ لَوْ نِمْتَ عَنِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، أَلَيْسَ كُنْتَ تُصَلِّي ؟. كَأَنَّهُ يَقُولُ : يُوتِرُ

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص192 باب مَنْ قَالَ : يُوتِرُ وَإِنْ أَصْبَحَ، وَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُ)

ترجمہ: حضرت وبرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ اس شخص کا کیا حکم ہے جو وتر نہ پڑھ سکا یہاں صبح صادق ہو گئی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بھلا یہ بتلاؤ کہ اگر آپ سوئے ہوں اور فجر کی نماز کا وقت گزر جائے تو بعد میں آپ اسے قضا نہیں پڑھیں گے ؟ گویا آپ رضی اللہ عنہ کا منشاء یہ تھا کہ وہ شخص بھی وتر کی قضا کرے گا۔

احادیث مقطوعہ:

نمبر 1:

عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ : لاَ تَدَعْ وِتْرَكَ وَلَوْ بِنِصْفِ النَّهَارِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص192 باب مَنْ قَالَ : يُوتِرُ وَإِنْ أَصْبَحَ، وَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُ)

ترجمہ: امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وتر کی ادائیگی نہ چھوڑو، (اگر فوت ہو جائے تو) دن میں قضا کر لو۔

قال محمد الیاس غمن: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم.

نمبر 2:

عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ : هُوَ وَاجِبٌ، وَلَم يُكْتَبْ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص192 باب مَنْ قَالَ : يُوتِرُ وَإِنْ أَصْبَحَ، وَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُ)

ترجمہ: حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وتر کی نماز واجب ہے، یہ فرض نہیں ہے۔

قال محمد الیاس غمن: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم.

نمبر 3:

عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَطَاءٍ، وَالْحَسَنِ، وَطَاوُوسٍ، وَمُجَاهِدٍ، قَالُوا : لاَ تَدَعِ الْوِتْرَ، وَإِنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص192 باب مَنْ قَالَ : يُوتِرُ وَإِنْ أَصْبَحَ، وَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُ)

ترجمہ: امام شعبی، امام عطاء، امام حسن بصری، امام طاوس اور امام مجاہد رحمہم اللہ، یہ سب فرماتے ہیں کہ وتر کی ادائیگی نہ چھوڑو، (اگر فوت ہو جائے تو) طلوعِ شمس کے بعد قضا کر لو۔

قال محمد الیاس غمن: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم.

غیر مقلدین کے دلائل کا جواب

دلیل نمبر 1:

عن علی قال : الوتر لیس بحتم کصلاتکم المکتوبة ولکن سن رسول الله صلی الله علیه و سلم [و] قال إن الله وتر یحب الوتر فأوتروا یا أهل القرآن.

(جامع الترمذی: رقم الحدیث 453)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر کی ادائیگی فرض نمازوں کی طرح ضروری نہیں ہے، لیکن اس کی ادائیگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، پھر آپ نے مزید فرمایا: اللہ تعالیٰ وتر (اکیلا) ہے اور وتر (طاق) کو پسند فرماتا ہے، لہٰذا اے اہلِ قرآن! تم وتر پڑھا کرو۔

جواب:

1: نماز وتر فرض نماز کی مانند لازم نہیں ہے، اس لیے اس کا منکر کافر نہیں ہو گا، جب کہ فرض نماز کا منکر کافر ہوتا ہے۔ تو اس روایت میں فرضیت کی نفی مطلوب ہے نہ کہ وجوب کی۔

2: "سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" میں سنت کا اصلی معنی مراد ہے، اصطلاحی معنی مراد نہیں ہے، کیوں کہ سنت کی اصطلاحی تعریف بعد میں آنے والے فقہاء نے کی ہے۔ سنت کا اصلی معنی یہ ہے:

"الطريقة المسلوكة في الدين"

(اصول السرخسی: ج1 ص113، الحسامی مع النامی: ص123)

ترجمہ: ایسا طریقہ جو دین میں (زمانہ در زمانہ) چلا آرہا ہو۔ (اور یہ تعریف فرض اور واجب دونوں کو شامل ہے۔)

اور سنت کی اصطلاحی تعریف یہ ہے:

اَلسُّنَّةُ فَهِيَ الطَّرِيْقَةُ الْمَسْلُوْكَةُ فِي الدِّيْنِ سَوَاءٌ سَلَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوِ الصَّحَابَةُ.

(النامی علی منتخب الحسامی: ص51)

ترجمہ: ترجمہ: سنت دین میں جاری طریقہ کو کہتے ہیں خواہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری فرمایا ہو یا آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے۔

لہٰذا "سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کے الفاظ ہمارے خلاف نہیں ہے۔

3: حدیث مبارک کا آخری جملہ "فأوتروا يا أهل القرآن" مستقل طور پر وتر کے وجوب کی دلیل ہے۔

دلیل نمبر 2:

عَنْ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ.

(صحیح البخاری: رقم الحدیث 2678)

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کے بارے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، سائل نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ بھی کوئی چیز مجھ پر لازم ہے؟ فرمایا: نہیں، مگر وہ نفل جو آپ پڑھ سکو۔

جواب:

[۱]: یہ وجوبِ وتر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اس پر دلیل یہ روایت ہے:

عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال: مكثنا زمانا لا نزيد على الصلوات الخمس فأمرنا رسول الله صلى الله عليه و سلم فاجتمعنا فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: إن الله قد زادكم صلاة فأمرنا بالوتر.

(سنن الدار قطنی: ج2 ص31 باب فضیلۃ الوتر)

ترجمہ: عمرو بن شعیب (بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص) اپنے والد (شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص) سے اور وہ (یعنی شعیب)

اپنے دادا (عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک عرصہ تک پانچ نمازیں ہی پڑھتے رہے، پانچ سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ایک جگہ جمع ہونے کا) حکم دیا۔ ہم جمع ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد ثناء بیان فرمائی (یعنی خطبہ ارشاد فرمایا) اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک نماز زائد کی ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وتر پڑھنے کا حکم دیا۔

اعتراض:

امام دار قطنی نے اس روایت کو ذکر کر کے فرمایا:

"محمد بن عبید اللہ العرزمی ضعیف"

ترجمہ: راوی محمد بن عبید اللہ العرزمی ضعیف ہے۔

جواب:

یہ راوی ضعیف نہیں بلکہ مختلف فیہ ہے۔ اس کی توثیق یہ ہے:

1: امام ابن ابی مذعور روایت کرتے ہیں کہ امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ (ت 196ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ الْعَرْزَمِيُّ رَجُلًا صَالِحًا.

(تہذیب التہذیب: ج5 ص725)

ترجمہ: محمد بن عبید اللہ العرزمی صالح آدمی تھا۔

2: امام زکریا بن یحیٰ بن عبد الرحمٰن الساجی رحمہ اللہ (ت 307ھ) فرماتے ہیں:

صدوق منکر الحدیث

(تہذیب التہذیب: ج5 ص726)

ترجمہ: محمد بن عبید اللہ العرزمی سچے آدمی تھے، البتہ اس کی بیان کردہ روایات میں نکارت پائی جاتی تھی۔

3: وروی عنہ: شعبة والثوری وشریك.

(تہذیب التہذیب: ج5 ص725)

ترجمہ: امام شعبہ رحمہ اللہ، امام سفیان الثوری رحمہ اللہ اور امام شریک رحمہ اللہ نے امام محمد بن عبید اللہ العرزمی سے روایت نقل کی ہے۔ ان اصحابِ علم کا امام العرزمی سے روایت لینا ان کے ثقہ ہونے کی دلیل ہے۔

فائدہ: غیر مقلدین کے ہاں اصول ہے کہ امام شعبہ اس راوی سے روایت لیتے ہیں جو ثقہ ہو اور اس کی احادیث صحیح ہوں۔

امام محمد بن علی بن محمد الشوکانی (ت: 1255ھ) ایک حدیث مبارک کے بارے میں لکھتے ہیں:

لٰكِنْ قَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَهُوَ لَا يَحْمِلُ عَنْ مَشَائِخِهِ إِلَّا صَحِيْحَ حَدِيْثِهِمْ.

(نیل الاوطار للشوکانی: ج1 ص36، باب ماجاء فی فضل طهور المرأة)

ترجمہ: لیکن اس حدیث کو امام شعبہ رحمہ اللہ نے روایت فرمایا اور آپ اپنے مشائخ سے صرف صحیح احادیث ہی روایت کرتے ہیں۔

4: یہ امام اعظم ابو حنیفہ کے استاذ ہیں۔

(جامع المسانید: ج1 ص351)

اور امام صاحب کے سارے استاذ ہمارے ہاں ثقہ ہیں۔ (اعلاء السنن: ج6 ص4)

مزید الحجاج بن ارطاۃ (وکان حسن الحدیث) نے العرزمی کی متابعت تامہ کر رکھی ہے۔

(دیکھیے مسند احمد: رقم الحدیث 6941)

خلاصہ یہ ہے کہ محمد بن عبید اللہ العرزمی رحمہ اللہ حسن درجہ کا راوی ہے، لہٰذا یہ حدیث صالح للاستشہاد ہے۔

[۲]: نمازِ وتر عشاء کے تابع ہے، وہ خمس صلوات میں داخل ہے۔ اس لیے حدیث پاک میں وتر کو الگ سے ذکر نہیں کیا گیا۔

دلیل نمبر 3:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِئُ إِيمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

(صحیح البخاری: رقم الحدیث 1000 باب الوتر فی السفر)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ سفر میں رات کی نماز اپنی سواری پر اشاروں کے ساتھ پڑھ لیتے تھے، البتہ فرض نماز سواری پر ادا نہیں فرماتے تھے، اور وتر اپنی سواری پر پڑھ لیتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ

(صحیح البخاری: رقم الحدیث 1098)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ سفر میں رات کی نماز اپنی سواری پر اشاروں کے ساتھ پڑھ لیتے تھے، البتہ فرض نماز سواری پر ادا نہیں فرماتے تھے، اور وتر اپنی سواری پر پڑھ لیتے تھے۔

غیر مقلدین کا کہنا ہے کہ وتر نفل اور مسنون نماز ہے، اس کے نفل و مسنون ہونے ہی سے سبب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے سفر میں سواری کے اوپر پڑھ لیا کرتے تھے۔

[۲]: وتر تین رکعات

اہل السنت والجماعت احناف کا موقف:

وتر تین رکعات ہیں۔

1: امام ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل المرغینانی رحمہ اللہ (ت 593ھ) لکھتے ہیں:

الوتر ثلاث رکعات

(الہدایۃ: ج1 ص66)

ترجمہ: وتر کی تین رکعات ہیں۔

2: علامہ علاءالدین ابو بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی الحنفی رحمہ اللہ (ت 587ھ) لکھتے ہیں:

قال أَصْحَابُنَا الْوِتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الْأَوْقَاتِ كُلِّهَا

بدائع الصنائع: ج1 ص271

ترجمہ: ہمارے فقہاءِ احناف رحمہم اللہ نے فرمایا کہ وتر تین رکعات ایک سلام کے ساتھ پوراسال ادا کرنا واجب ہے۔

غیر مقلدین کا موقف:

1: محمد علی جانباز غیر مقلد لکھتے ہیں:

وتر کی تعداد ایک سے لے کر تیرہ تک ہے۔

(صلاۃ المصطفیٰ: ص310)

2: محمد رئیس ندوی غیر مقلد لکھتے ہیں:

وتر کم از کم ایک رکعت مشروع ہے... اور متعدد احادیث صحیحہ سے مستفاد ہوتا ہے کہ ایک رکعت و تین رکعت و پانچ رکعت وتر کی طرح سات اور نو گیارہ رکعت وتر بھی مشروع ہے۔

(رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح طریقہ نماز: ص573، 580)

دلائل اہل السنۃ والجماعۃ

احادیث مرفوعہ:

دلیل نمبر 1:

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ... اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُّصَلِّيْ اَرْبَعاً فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعاً فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا.

(صحیح البخاری ج1 ص154۔269۔504 باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان)

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے امی عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان مبارک میں کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعتیں پڑھے، پس کچھ نہ پوچھو کہ کتنی حسین و لمبی ہوتی تھیں۔ اس کے بعد پھر چار رکعت پڑھتے، کچھ نہ پوچھو کہ کتنی حسین اور لمبی ہوتی تھیں پھر تین رکعت (وتر) پڑھتے تھے۔

دلیل نمبر2:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ یَقْرَءُ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ.

(شرح معانی الآثار ج1 ص200 باب الوتر، صحیح ابن حبان ص718 ذکر الاباحۃ للمرء ان یضم قراءۃ المعوذ تین الخ، رقم الحدیث 2448، مصنف عبد الرزاق ج2 ص404 باب مایقرء فی الوتر الخ، رقم الحدیث 1257)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت پڑھتے تھے پہلی رکعت میں "سبح اسم ربك الاعلیٰ" پڑھتے، دوسری رکعت میں "قل یا ایھا الکفرون" اور تیسری رکعت میں "قل ھو اللہ احد" اور (کبھی) سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور (کبھی) سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے۔

قال محمد الیاس غمن: اسنادہ صحیح و رواتہ ثقات

دلیل نمبر3:

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَکْعَاتٍ کَانَ یَقْرَءُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ بِقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَیَقْنُتُ قَبْلَ الرُّکُوْعِ.

(سنن النسائی ج1 ص248 باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب الخ، سنن ابن ماجۃ ج1 ص82 باب ماجاء فی مایقرء فی الوتر، مصنف ابن ابی شیبۃ ج4 ص515،514، فی الوتر مایقرء فیہ، رقم الحدیث 6960)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلی پڑھتے، دوسری رکعت میں قل یا ایھا الکٰفرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

امام محمد بن علی بن محمد الشوکانی غیر مقلد (ت:1255ھ) لکھتے ہیں:

رجالہ ثقات الا عبد العزیز بن خالد وھو مقبول.

(نیل الاوطار: ج2 ص279)

ترجمہ: اس کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں، البتہ عبد العزیز بن خالد مقبول ہیں۔

امام محمد بن علی بن محمد الشوکانی غیر مقلد (ت:1255ھ) لکھتے ہیں:

قال العراقی: اسنادہ صحیح.

(نیل الاوطار: ج2 ص287)

ترجمہ: امام عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

علامہ ظہیر احسن شوق نیموی حنفی رحمہ اللہ (ت1322ھ) لکھتے ہیں:

اسنادہ حسن.

(آثار السنن: ج2 ص10)

ترجمہ: اس حدیث کی سند حسن ہے۔

فائدہ:

اسی مضمون کی مرفوع احادیث ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں:

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ. (جامع الترمذی: ج ص باب فیما یقرء بہ فی الوتر، سنن النسائی ج1 ص249)

[قال النووی: رواہ الترمذی والنسائی و ابن ماجة بأسناد صحیح.(خلاصۃ الاحکام: ص556ح1885)]

☼ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ.

(شرح معانی الآثار ج1 ص204 باب الوتر، مجمع الزوائد ج2 ص505 باب مایقرء فی الوتر، رقم الحدیث 3468)

☼ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ. (مجمع الزوائد ج2 ص505 باب مایقرء فی الوتر، رقم الحدیث 3466)

☼ حضرت عبد الرحمن بن سبرۃ رضی اللہ عنہ. (مجمع الزوائد ج2 ص505 باب مایقرء فی الوتر، رقم الحدیث 3469)

☼ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ. (مجمع الزوائد ج2 ص501 باب عدد الوتر، رقم الحدیث 3452)

☼ حضرت عبد الرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ.

(شرح معانی الآثار ج1 ص205 باب الوتر، کتاب الآثار ج1 ص142 باب الوتر و مایقرء فیھا، رقم 122)

[وقال فی آثار السنن: اسنادہ صحیح. (ج2 ص10، 11)]

دلیل نمبر4:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج4 ص512، فی الوتر و مایقرء فیہ، رقم الحدیث 6950)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تین رکعت وتر پڑھتے تھے (اور ان میں) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی، قُلْ یَاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

قال محمد الیاس غمن: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم.

دلیل نمبر5:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وِتْرُ اللَّیْلِ کَوِتْرِ النَّھَارِ صَلَاۃُ الْمَغْرِبِ.

(سنن الدار قطنی ص285، الوتر ثلاث کثلاث المغرب، رقم الحدیث 1637، نصب الرایہ للزیلعی ج2 ص116 باب صلوۃ الوتر)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے وتر دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی طرح ہیں (یعنی تین ہیں)۔

دلیل نمبر6:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ النَّھَارِ فَاَوْتِرُوْا صَلَاۃَ اللَّیْلِ.

(مصنف عبد الرزاق ج2 ص401 باب آخر صلوۃ اللیل، رقم الحدیث 4688، مسند احمد بن حنبل ج4 ص420 رقم الحدیث 4847)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغرب کی نماز (گویا) دن کے وتر ہیں تو رات کے وتر بھی پڑھا کرو۔

دلیل نمبر7:

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ ثَلَاثٌ کَثَلَاثِ الْمَغْرِبِ.

(المعجم الاوسط للطبرانی ج5 ص232 رقم الحدیث 7170)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر کی تین رکعتیں ہیں جس طرح مغرب کی تین رکعتیں ہیں۔“

دلیل نمبر 8:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ وِتْرُ اللَّیْلِ کَوِتْرِ النَّہَارِ صَلَاۃُ الْمَغْرِبِ ثَلَاثًا.

(مجمع الزوائد للہیثمی ج2 ص503 باب عدد الوتر، رقم الحدیث 3455)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رات کے وتر دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی طرح تین رکعت ہیں۔“

دلیل نمبر 9:

عن سعید بن جبیر قال لما امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب ان یقوم بالناس فی رمضان کان یوتر بھم فیقرء فی الرکعة الاولیٰ ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ و فی الثانیة ﴿يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ و فی الثالثة ب ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾.

(قیام اللیل للمروزی: ص217 باب مایقرء بہ فی الوتر)

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کو رمضان المبارک میں لوگوں کو تراویح پڑھانے کا حکم دیا تو آپ (تراویح کے بعد) تین رکعات وتر پڑھایا کرتے تھے۔ آپ وتر کی پہلی رکعت میں ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ اور دوسری رکعت میں ﴿يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور تیسری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

احادیث مقطوعہ:

نمبر 1:

عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ بِسُورَتَيْنِ، وَفِي الْآخِرَةِ: ﴿آمَنَ الرَّسُولُ﴾، وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج2 ص200 باب الوتر و مایقرء فیہ)

ترجمہ: امام ابراہیم (بن یزید بن قیس بن اسود النخعی الیمانی ثم الکوفی رحمہ اللہ ت96ھ) فرماتے ہیں کہ وتر کی پہلی دو رکعتوں میں کوئی دو سورتیں پڑھتا ہوں، اور آخری رکعت میں ﴿آمَنَ الرَّسُولُ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتا ہوں۔

نمبر 2:

عن سعید بن جبیر انہ کان یقرء فی الوتر فی اول رکعة خاتمة البقرة و فی الثانیة ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ و ربما قرء ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ و فی الثالثة ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾.

(قیام اللیل للمروزی: ص217 باب مایقرء بہ فی الوتر)

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آپ وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ البقرۃ کا آخری حصہ، اور دوسری رکعت میں ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ اور بسا اوقات ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور تیسری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

غیر مقلدین کے دلائل کے جوابات

دلیل نمبر 1:(سعد بن ہشام عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

حضرت سعد بن ہشام انصاری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا:

يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّ التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا سَنَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ الْأَوَّلِ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ.

(صحیح مسلم رقم الحدیث 746)

ترجمہ: اے ام المومنین! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ وتر کے بارے کچھ بتلایئے (کہ آپ علیہ السلام کس وقت اور کس طرح ادا فرمایا کرتے تھے؟) امی عائشہ نے جواب دیا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک اور وضو کا انتظام کرکے رکھتے، پھر رات کے جس حصہ میں اللہ پاک چاہتے آپ کو بیدار کر دیتے، تو آپ (اٹھ کر) مسواک کرتے اور وضو فرماتے، اور نو رکعات ادا فرماتے، ان تمام رکعتوں میں آپ صرف آٹھویں رکعت پر قعدہ فرماتے۔ قعدہ میں آپ اللہ پاک کا ذکر کرتے، حمد و ثناء کرتے اور دعائیں فرماتے، پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے اور نویں رکعت پڑھتے، پھر قعدہ فرماتے اور اس میں اللہ پاک کا ذکر کرتے، حمد و ثناء کرتے اور دعائیں فرماتے اور آخر میں اس قدر بلند آواز سے سلام پھیرتے جو ہمیں سنائی دیتا۔ پھر سلام کے بعد بیٹھ کر مزید دو رکعت ادا فرماتے، تو میرے بیٹے یہ کل گیارہ رکعات ہوئیں۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ ہوئی اور جسم مبارک میں قدرے بھاری پن آیا تو آپ سات وتر ادا فرماتے، اور آخری دو رکعتیں پہلے جیسی ترتیب کے موافق (بیٹھ کر) ادا فرماتے، تو بیٹا یہ نو رکعات ہوئیں۔

استدلال:

پہلے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں پڑھتے تھے، ان میں صرف آٹھویں رکعت پر قعدہ فرماتے تھے اور نویں رکعت پر سلام پھیرتے تھے، اور آخری زمانے میں سات وتر پڑھتے تھے، ان میں چھٹی رکعت پر بغیر سلام قعدہ کرتے اور ساتویں رکعت پر سلام پھیرتے تھے معلوم ہوا کہ وتر ایک رکعت ہے۔

جواب:

مذکورہ حدیث اسی سند سے درج ذیل کتب میں منقول ہے:

1: سنن نسائی ج1 ص248،

2: موطا امام محمد ص151

3: سنن الطحاوی: ج1 ص137

4: مصنف ابن ابی شیبہ ج2 ص295

5: سنن دار قطنی ج1 ص175

6: السنن الکبریٰ للبیہقی ج3 ص31

اس روایت کے الفاظ یہ ہیں:

كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا يسلم فی رکعتی الوتر

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرتے تھے۔

اور مستدرک الحاکم میں یہی حدیث ان الفاظ سے ہے:

كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث لا يسلم الا فی آخرھن.

(مستدرک الحاکم ج1ص304)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھا کرتے تھے اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا کرتے تھے۔

مسند احمد میں سعد بن ہشام کی یہی حدیث ان الفاظ میں ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی العشاء دخل المنزل ثم صلی رکعتین ثم صلی بعدھما رکعتین اطول منھما ثم اوتر بثلاث لا یفصل بینھن ثم صلی رکعتین وھو جالس.

(مسند احمد ج6ص156)

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز عشاء سے فارغ ہو کر گھر میں تشریف لاتے تو پہلے دو رکعتیں پڑھتے پھر دو رکعتیں ان سے طویل پڑھتے پھر تین رکعتیں (وتر) پڑھتے ایسے طور پر کہ ان کے درمیان سلام کا فاصلہ نہیں کرتے تھے، پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

یہ ایک ہی راوی کی روایت کے مختلف الفاظ ہیں، ان تمام طرق والفاظ کو جمع کرنے سے درج ذیل امور واضح ہو جاتے ہیں:

[1]: سعد بن ہشام کی روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل گیارہ رکعتیں ادا کرتے تھے، جن میں وتر اور وتر کے بعد کے دو نفل بھی شامل تھے۔

[2]: ہر دو رکعت پر قعدہ کرتے تھے۔

[3]: ان میں تین رکعتیں وتر کی ہوتی تھیں۔

[4]: وتر کی دو رکعتوں پر قعدہ کرتے تھے، مگر سلام نہیں پھیرتے تھے۔

[5]: وتر کے بعد بیٹھ کر دو نفل پڑھتے تھے۔

خلاصہ کلام:

روایت بالا میں وتر سے پہلے اور بعد کے نوافل کو ملا کر ذکر کر دیا گیا، جس کی وجہ سے اشکال پیدا ہوا ہے حالانکہ سائل کا سوال صلوٰۃ اللیل کے بارے میں میں نہیں بلکہ وتر کے بارے میں تھا، اسی لیے جواب میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے صلوٰۃ اللیل کی رکعات کو تو اجمالا بیان فرمایا اور ان رکعات میں سے جو رکعات وتر کی تھیں ان کی تفصیل بیان فرمائی کہ آٹھویں رکعت پر جو وتر کی دوسری رکعت تھی قعدہ فرماتے تھے مگر سلام نہیں پھیرتے تھے اور نویں رکعت پر جو وتر کی تیسری رکعت تھی، سلام پھیرتے تھے۔

تنبیہ: صحیح مسلم میں امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا جو یہ ارشاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعتیں پڑھتے تھے ان میں نہیں بیٹھتے تھے مگر آٹھویں رکعت میں پس ذکر وحمد اور دعا کے بعد اٹھ جاتے تھے اور سلام نہیں پھیرتے تھے بلکہ نویں رکعت پر سلام پھیرتے تھے۔

(صحیح مسلم ج1ص256)

اس روایت کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ ان آٹھ رکعتوں میں قعدہ ہوتا ہی نہیں تھا۔ کیوں کہ یہ مضمون خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی احادیث کے خلاف ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ آٹھویں رکعت پر بغیر سلام کے جو قعدہ فرماتے تھے، پہلی رکعتوں میں اس طرح کا قعدہ نہیں

فرماتے تھے بلکہ ماقبل کی رکعتوں میں ہر دوگانہ پر سلام پھیرتے تھے۔

مذکورہ بالا تفصیل سے سعد بن ہشام کی مختلف روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے ان میں اب کوئی اختلاف باقی نہیں رہتا، اگر ایک ہی راوی کی روایت ایک ہی سند مختلف الفاظ میں مروی ہو تو اس کو مختلف واقعات پر محمول کر کے یہ سمجھ لینا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا کرتے ہوں گے، اور کبھی ایسا کرتے ہوں گے یہ طرز فکر درست نہیں ہے، کیونکہ یہ ایک واقعہ کی مختلف تعبیرات ہیں، ایک ہی واقعہ کو نقل کرنے والے جب مختلف الفاظ اور مختلف انداز میں نقل کر دیں تو وہ متعدد واقعات نہیں بن جاتے۔

دلیل نمبر2:(عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

عَنْ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا.

(صحیح مسلم: باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبي صلی اللہ علیہ وسلم في اللیل)

ترجمہ: امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب میں تیرہ رکعات ادا فرماتے، ان میں سے پانچ رکعات وتر پڑھا کرتے، اور اس کی ادائیگی میں صرف آخر میں قعدہ فرماتے۔

جواب:

وتر کے بارے میں عروہ عن عائشہ والی روایت مضطرب ہے۔ اس کے مختلف طرق کی تفصیل کچھ یوں ہے:

طریق نمبر1:

مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

(صحیح مسلم: رقم الحدیث736)

ترجمہ: امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعات ادا فرماتے، ان میں سے ایک رکعت وتر پڑھتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فارغ ہو جاتے تو دائیں کروٹ پر لیٹ کر (کچھ وقت) آرام فرماتے، یہاں تک کہ موذن آکر نماز کی اطلاع دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر دو رکعت (فجر کی سنتیں) مختصر ادا فرماتے۔

امام مالک کی متابعتِ تامہ عمرو بن حارث اور یونس نے کی ہے۔

(صحیح مسلم: ص298 ص299)

اور اس روایت میں مندرجہ ذیل الفاظ ہیں:

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ.

(صحیح مسلم: رقم الحدیث736)

ترجمہ: ام المومنین امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کہ جس کو لوگ نمازِ عتمہ بھی کہتے ہیں، کے بعد فجر تک گیارہ رکعتیں ادا فرماتے تھے، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز (نماز کے بعد سے لے کر طلوعِ فجر تک) گیارہ رکعت ہوتی تھی جن میں سے ایک وتر ہوتا تھا۔

طریق نمبر2:

مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضی الله عنها:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

(شرح معانی الآثار: ج ص باب الوتر۔ رقم الحدیث 15592)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم شب میں تیرہ رکعات ادا فرمایا کرتے تھے، اور جب اذان ہو جاتی تو اس کے بعد دو رکعت (فجر کی سنتیں) مختصر ادا ادا فرماتے۔

اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ تیرہ رکعتیں تھیں لیکن اس میں یہ مذکور نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کیسے تھے؟

طریق نمبر3:

عبد اللہ بن نمیر عن ھشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا.

(صحیح مسلم: رقم الحدیث 737)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب میں تیرہ رکعات ادا فرمایا کرتے تھے ان میں سے پانچ رکعات وتر پڑھتے، اور صرف آخری رکعت میں قعدہ فرماتے۔

اس روایت میں یہ تصریح نہیں کہ "تیرہ رکعات" فجر کی دو رکعتوں کے ساتھ تھیں یا ان کے بغیر تھیں۔ نیز اس میں ہے: "یوتر من ذلك بخمس" (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ وتر پڑھتے تھے) جبکہ زہری کے طریق میں "یوتر بواحدة" (کہ وتر ایک رکعت پڑھتے ہیں)

اس روایت میں ہے "لا یجلس فی شیء إلا فی آخرھا" (کہ پانچ رکعتوں کے آخر میں بیٹھے تھے) جبکہ زہری کے طریق میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے۔

خلاصہ کلام:

یہاں دو روایات سامنے آتی ہیں:

[1]: آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

[2]: آپ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

ہم اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی ان روایات میں نہ کوئی تعارض ہے نہ ہی متعدد واقعات پر محمول ہیں، بلکہ یہ ایک ہی واقعہ کی مختلف تعبیرات ہیں۔

چنانچہ جس روایت میں یہ ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت پڑھتے تھے ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت سے وتر کیا کرتے تھے، اس میں دو حکم الگ الگ بیان کیے گئے ہیں:

1: ہر دو رکعت پر قعدہ کرنا

2: ایک رکعت کو ما قبل کے دوگانہ سے ملا کر وتر بنانا

ان دو حکموں میں سے پہلا حکم وتر سے قبل آٹھ رکعتوں سے متعلق ہے اور دوسرا حکم وتر کی تین رکعات سے متعلق ہے۔ لہذا روایت بالا کا یہ مطلب نہیں کہ وتر کی تنہا ایک رکعت پڑھتے تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ گیارہویں رکعت کو ما قبل دوگانہ سے ملا کر وتر بناتے تھے۔

فائدہ: ہماری اس توجیہ پر دو قرینے ہیں۔

قرینہ نمبر 1:

خود سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ متواتر روایات جن میں تین رکعات وتر کی صراحت ہے، مثلاً:

1: ثم یصلی ثلاثا

(صحیح بخاری ج1 ص154، صحیح مسلم ج1 ص254، سنن ابوداود ج1 ص189)

2: عن سعد بن هشام ان عائشة حدثته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يسلم في ركعتي الوتر.

(سنن نسائی ج1 ص248، موطا امام محمد ص151)

3: عن عمرة عن عائشة رضی الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلاث يقرا في الركعة الاولىٰ بسبح اسم ربك الاعلىٰ... الخ

(مستدرک حاکم ج1 ص305)

قرینہ نمبر 2:

خود سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا تین رکعت پر فتوی موجود ہے:

عن ابی الزناد عن السبعة سعيد ابن المسيب و عروة بن الزبير والقاسم بن محمد ..... ان الوتر ثلاث لا يسلم الا في آخرهن.

(سنن طحاوی ج1 ص145)

دلیل نمبر 3: حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک رات اپنی خالہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اسی مقصد کے لیے قیام کیا تھا، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام اللیل کا مشاہدہ کریں۔

یہ روایت مختلف طرق والفاظ سے مروی ہے، ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَلَى يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(صحیح البخاری ج1 ص97)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں ایک رات ام المؤمنین میمونہ کے ہاں سو گیا۔ اس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی وہیں سونے کی باری تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ پھر تیرہ رکعت (وتر سمیت) نماز پڑھی اور سو گئے۔ یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو خراٹے لیتے تھے۔ پھر

مؤذن آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد (فجر کی) نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ع

جواب نمبر 1:

اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

والحاصل أن قصة مبيت ابن عباس يغلب على الظن عدم تعددها فلهذا ينبغي الاعتناء بالجمع بين مختلف الروايات فيها ولا شك أن الأخذ بما اتفق عليه الأكثر والأحفظ أولى مما خالفهم فيه من هو دونهم ولا سيما أن زاد أو نقص.

(فتح الباری ج2 ص388 طبع مصر)

ترجمہ: الحاصل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کاشانہ نبوت میں رات گزارنے کا واقعہ غالب خیال یہ ہے کہ ایک ہی بار کا ہے، اس لیے اس سلسلے میں جو مختلف روایات وارد ہیں ان کو جمع کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے اور کوئی شک اس حصہ کو لینا نہیں کہ جس پر اکثر اور احفظ متفق ہوں وہ اولیٰ ہو گا، بہ نسبت اس حصہ کے جس میں اختلاف ہو اور ان راویوں کے جو ان سے فروتر ہوں، خصوصاً جہاں کمی یا زیادتی ہو۔

جواب نمبر 2:

خود سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تین رکعت وتر کی صراحت ہے، مثلا:

1: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے علی بن عبد اللہ کی روایت ہے:

ثم اوتر بثلاث.

(صحیح مسلم ج1 ص261، سنن طحاوی ج1 ص140)

2: یحییٰ بن الجزار کی روایت ہے:

كان يصلى من الليل ثمان ركعات و يوتر بثلاث و يصلى ركعتين قبل صلوٰة الفجر.

(سنن النسائی: ج1 ص149)

3: کریب مولی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے:

فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين بعد العشاء ثم ركعتين ثم ركعتين ثم اوتر بثلاث.

(سنن الطحاوی: ج1 ص141)

جواب نمبر 3:

خود سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنا فتویٰ تین رکعت وتر کا ہے جیسا کہ حضرت ابو منصور فرماتے ہیں:

سالت ابن عباس رضى الله عنهما عن الوتر فقال ثلاث.

(سنن الطحاوی: ج1 ص141)

خلاصہ کلام:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما قصہ کی تمام روایات کو جمع کیا جائے، تو ان میں متعدد روایات میں تین وتر کی تصریح ہے، اور باقی روایات اس کے لیے محتمل ہیں اس لیے ان روایات کو بھی تین ہی وتر پر محمول کیا جائے گا، ان کو الگ الگ واقعات پر محمول کر کے وتر کی مختلف صورتیں قرار دینا کسی طرح بھی صحیح نہیں، جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے حوالے سے گزر چکا ہے یہ ایک ہی واقعہ کی مختلف تعبیرات ہیں، ان مختلف تعبیرات سے نہ تو کئی واقعات کو کشید کرنا درست ہے نہ ہی جواز وتر کی مختلف صورتیں پیدا کرنے کی سعی کرنا ٹھیک ہے۔

[۳]: تین وتر ایک سلام سے

اہل السنت والجماعت احناف کا موقف:

تین وتر ایک سلام سے پڑھنا ضروری ہے۔

غیر مقلدین کا موقف:

اگر تین رکعت وتر پڑھنے ہوں تو اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں۔ پھر کھڑے ہو کر سلام پھیر دیں۔
(یوں تین وتر دو سلام سے ہوں گے)

دلائل اہل السنت والجماعت:

دلیل نمبر1:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث يقرء في الاولىٰ بسبح اسم ربك الاعلىٰ وفي الركعة الثانية بقل يا ايها الكافرون وفي الثالثة بقل هو الله احد ولا يسلم الا في آخرهن

(سنن نسائی ج1 ص248)

ترجمہ: آپ علیہ السلام تین رکعات وتر پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلىٰ اور دوسری رکعت میں قل يا ايها الكافرون اور تیسری رکعت میں قل هو الله احد پڑھتے تھے اور صرف آخری رکعت میں سلام پھیرتے تھے۔

دلیل نمبر2:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرفوع روایت:

ثم اوتر بثلاث لا يفصل فيهن.

(مسند احمد ج6 ص156 رقم 25101)

ترجمہ: آپ علیہ السلام تین رکعت وتر ایک سلام سے پڑھتے تھے۔

دلیل نمبر3:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرفوع حدیث ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث لا يسلم الا في آخرهن۔

(مستدرک حاکم ج1 ص608)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر پڑھتے تھے اور آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

نوٹ: اس کے بعد امام حاکم فرماتے ہیں:

وهذا وتر امير المومنين عمر بن خطاب وعنه اخذه اهل المدينه۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج1 ص608)

ترجمہ: یہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وتر ہیں اور ان سے اہل مدینہ نے یہی عمل لیا ہے۔

دلیل نمبر4:

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لا فصل فی الوتر .

(جامع المسانید: ج1ص402)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا وتر میں (سلام کا) فاصلہ نہیں ہے۔

دلیل نمبر5:

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لا یسلم فی الرکعتین الاولیین من الوتر .

(مستدرک حاکم ج1ص607 کتاب الوتر)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

دلیل نمبر6:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَرْسَلْتُ اُمِّیْ لَیْلَۃً لِتَبِیْتَ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَنْظُرَ کَیْفَ یُوْتِرُ فَبَاتَتْ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلّٰی مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یُّصَلِّیَ حَتّٰی اِذَا کَانَ اٰخِرُ اللَّیْلِ وَاَرَادَ الْوِتْرَ قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی وَقَرَأَ فِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یَآ اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ثُمَّ قَعَدَ ثُمَّ قَامَ وَلَمْ یَفْصِلْ بَیْنَھُمَا بِالسَّلَامِ ثُمَّ قَرَأَ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ کَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ فَدَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدْعُوَہٗ ثُمَّ کَبَّرَ وَرَکَعَ.

(الاستیعاب لابن عبد البر ص934 رقم742)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ کو بھیجا کہ آپ علیہ السلام کے گھر رات گزاریں اور دیکھیں آپ علیہ السلام وتر کس طرح پڑھتے ہیں چنانچہ انہوں نے آپ علیہ السلام کے ہاں رات گزاری پس آپ علیہ السلام نے رات میں جتنا اللہ کو منظور ہوا نماز پڑھی جب رات کا آخری حصہ ہوا آپ علیہ السلام نے وتر پڑھنے کا ارادہ کیا تو پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں قل یا ایھا الکافرون پڑھی پھر قعدہ کیا۔ پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو گئے اور تیسری رکعت میں (سورۃ) قل ھو اللہ احد پڑھی یہاں تک کہ جب اس سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی دعائے قنوت پڑھی اور جو اللہ کو منظور تھا دعائیں کی اور تکبیر کہی رکوع کیا۔

آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور کیفیت وتر:

دلیل نمبر1:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ المغرب وتر النہار فاوتروا صلاۃ اللیل.

(مصنف عبد الرزاق ج2ص401)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا مغرب کی نماز دن کے وتر ہیں تو رات کے وتر بھی پڑھا کرو۔

نوٹ: یعنی جیسے مغرب کی نماز دو تشہد ایک سلام کے ساتھ ہے ایسے ہی وتر کی نماز بھی دو تشہد اور ایک سلام سے ہو گی۔

دلیل نمبر2:

عن عقبۃ بن مسلم قال سالت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عن الوتر فقال اتعرف وتر النہار قلت نعم صلوۃ المغرب قال صدقت او احسنت .

(طحاوی ج1ص197 باب الوتر)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن مسلم فرماتے ہیں میں نے وتر کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا کیا دن کے وتر

جانتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! مغرب کی نماز ۔ انہوں نے فرمایا تونے سچ کہا یا احسنت فرمایا، تونے اچھا کہا۔

اجماعِ امت اور کیفیت وتر:

دلیل نمبر 1:

عن الحسن قال اجمع المسلمون علی ان الوتر ثلاث لا یسلم الا فی آخرھن.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج2ص194رقم177)

ترجمہ: اہل اسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ وتر تین رکعات ہیں ان کی صرف آخری رکعت میں سلام ہے۔

دلیل نمبر 2:

قد أجمعوا أن الوتر ثلاث لا یسلم إلا فی آخرھن.

(طحاوی ج1ص207باب الوتر)

ترجمہ: اس بات پر اجماع کیا ہے کہ وتر تین رکعات ایک سلام کے ساتھ ہیں۔

[۴]: دوسری رکعت میں تشہد

اہل السنت والجماعت احناف کا موقف:

وتر کی دوسری رکعت میں قعدہ کرنا ضروری ہے۔

علامہ محمد امین بن عمر بن عبد العزیز بن احمد ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (ت 1252ھ) لکھتے ہیں:

أَنَّ الْقَعْدَةَ الْأُولَى فِيهِ وَاجِبَةٌ، وَأَنَّهُ لَا يُصَلِّي فِيهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رد المحتار: ج2 ص532 باب الوتر والنوافل)

ترجمہ: وتر میں پہلا قعدہ واجب ہے اور نمازی اس قعدہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھے گا۔

غیر مقلدین کا موقف:

اگر تین رکعت وتر پڑھنے ہوں تو اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ تینوں رکعت اس طرح پڑھی جائیں کہ درمیان میں قعدہ نہ ہو بلکہ ایک ہی قعدہ آخر میں کر کے سلام پھیر دیا جائے۔

محمد علی جانباز غیر مقلد لکھتے ہیں:

”تین اور پانچ وتر پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

1: اکھٹے پڑھے اور درمیان میں التحیات کے لیے نہ بیٹھے بلکہ آخر میں التحیات پڑھ کر سلام پھیر دے۔

2: دو سلام سے پڑھے، یعنی دو رکعت الگ پڑھ کر سلام پھیر دے اور ایک رکعت الگ پڑھے۔ افضل طریقہ یہ دوسرا ہی ہے۔“

(صلاۃ المصطفیٰ: ص311)

دلائل اھل السنۃ والجماعۃ:

[۱]: کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایک حدیث مروی ہے جو بمنزلِ قاعدہ کلیہ کے ہے:

- عن عائشہ مرفوعاً: وکان یقول فی کل رکعتین التحیۃ.

(صحیح مسلم: باب ما یجمع صفۃ الصلاۃ وما یفتتح بہ ویختم بہ، سنن ابی داؤد: ج1 ص114 باب من لم یر الجہر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

- عن أم سلمۃ مرفوعاً: فی کل رکعتین تشھد.

(مجمع الزوائد: ج2 ص275 رقم الحدیث2839)

- عن عبد اللہ بن مسعود مرفوعاً: إذا قعدتم فی کل رکعتین فقولوا التحیات للہ الخ.

(سنن النسائی: ج1 ص174 باب کیف التشہد الاول)

- عن الفضل بن عباس مرفوعاً: اَلصَّلَاۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَھُّدٌ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْکُنٌ الخ

(جامع الترمذی ج1 ص87 باب ماجاء فی التخشع فی الصلوۃ، المعجم الکبیر للطبرانی ج8 ص26 رقم الحدیث15154)

اس حدیث کا اطلاق ہر نماز پر ہوتا ہے۔ لہذا نماز وتر کا درمیانی قعدہ بھی اس حکم کے تحت ثابت ہوتا ہے۔

علامہ ظفر احمد عثمانی (م1394ھ) لکھتے ہیں:

فقد دخلت الاولیان من الوتر فی عموم کل رکعتین، فدل علی القعدۃ الاولیٰ فیہ ایضاً.

(اعلاء السنن: ج6 ص51 باب الایتار بثلاث والنھی عن الایتار الخ)

[۲]: ان روایات کو ملاحظہ کیا جائے:

روایت نمبر 1:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وِتْرُ اللَّيْلِ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ.

(سنن الدار قطنی: ص285، الوتر ثلاث کثلاث المغرب رقم الحدیث 1637)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے وتر دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی طرح ہیں (یعنی تین ہیں)

روایت نمبر 2:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ، قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ النَّهَارِ فَأَوْتِرُوْا صَلَاةَ اللَّيْلِ.

(مصنف عبد الرزاق ج2 ص401 باب آخر صلوۃ اللیل، رقم الحدیث 4688، مسند احمد بن حنبل ج4 ص420 رقم الحدیث 4847)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مغرب کی نماز (گویا) دن کے وتر ہیں تو رات کے وتر بھی پڑھا کرو۔

روایت نمبر 3:

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْوِتْرُ ثَلَاثٌ كَثَلَاثِ الْمَغْرِبِ.

(المعجم الاوسط للطبرانی ج5 ص232 رقم الحدیث 7170)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر کی تین رکعتیں ہیں جس طرح مغرب کی تین رکعتیں ہیں۔"

روایت نمبر 4:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ وِتْرُ اللَّيْلِ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ ثَلَاثًا.

(مجمع الزوائد للھیثمی ج2 ص503 باب عدد الوتر، رقم الحدیث 3455)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رات کے وتر دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی طرح تین رکعت ہیں۔"ء

استدلال:

ان روایات میں نماز وتر کو نماز مغرب سے تشبیہ دی گئی ہے۔ تو جس طرح نماز مغرب میں درمیانی قعدہ کیا جاتا ہے اسی طرح نماز وتر میں بھی درمیانی قعدہ کیا جائے گا۔

چنانچہ علامہ ظفر احمد عثمانی (م1394ھ) لکھتے ہیں:

و تشبیهه بصلاة المغرب یفید وجوب القعدة علی الرکعتین ایضاً کما فی المشبه به.

(اعلاء السنن: ج6 ص44 باب الایتار بثلاث والنھی عن الایتار الخ)

ترجمہ: نماز وتر کو نماز مغرب سے تشبیہ دینے سے یہ ثابت ہوا ہے کہ وتر کی دو رکعت پر قعدہ کرنا واجب ہے جس طرح مشبہ بہ (نماز مغرب) میں واجب ہوتا ہے۔

[۳]: بعض روایات میں صراحتاً درمیانی قعدہ کا ذکر ملتا ہے، ملاحظہ ہوں:

1: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَرْسَلْتُ أُمِّيْ لَيْلَةً لِتَبِيْتَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَنْظُرَ كَيْفَ يُوْتِرُ فَبَاتَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ

علیه وسلم فَصَلّٰی مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یُّصَلِّیَ حَتّٰی اِذَا کَانَ اٰخِرُ اللَّیْلِ وَاَرَادَ الْوِتْرَ قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی وَقَرَأَ فِی الثَّانِیَةِ قُلْ یَآ اَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ثُمَّ قَعَدَ ثُمَّ قَامَ وَلَمْ یَفْصِلْ بَیْنَهُمَا بِالسَّلَامِ ثُمَّ قَرَاَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ کَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ فَدَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّدْعُوَهٗ ثُمَّ کَبَّرَ وَرَکَعَ.

(الاستیعاب لابن عبد البر ص934رقم 742)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ کو بھیجا کہ آپ علیہ السلام کے گھر رات گزاریں اور دیکھیں آپ علیہ السلام وتر کس طرح پڑھتے ہیں چنانچہ انہوں نے آپ علیہ السلام کے ہاں رات گزاری پس آپ علیہ السلام نے رات میں جتنا اللہ کو منظور ہوا نماز پڑھی جب رات کا آخری حصہ ہوا آپ علیہ السلام نے وتر پڑھنے کا ارادہ کیا تو پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں قل یا ایھا الکافرون پڑھی پھر قعدہ کیا۔ پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو گئے اور تیسری رکعت میں (سورۃ) قل ھو اللہ احد پڑھی یہاں تک کہ جب اس سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی دعائے قنوت پڑھی اور جو اللہ کو منظور تھا دعائیں کی اور تکبیر کہی رکوع کیا۔

2: عن الحسن قال کان أبی بن کعب یوتر بثلاث لا یسلم إلا فی الثالثة مثل المغرب.

(مصنف عبد الرزاق: ج3ص26باب کیف التسلیم فی الوتر)

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اب بن کعب رضی اللہ عنہ نماز وتر میں سلام نہیں پھیرتے تھے جس طرح مغرب کی نماز میں نہیں پھیرتے تھے۔

[۵]: دعاءِ قنوت سے پہلے رفع یدین کا ثبوت

دلائل اہل السنت والجماعت:

دلیل نمبر1:

قَالَ [اَبُوْ عُثْمَانَ]: کَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الْقُنُوْتِ.

(جزء رفع الیدین للبخاری ص146 رقم الحدیث162، قیام اللیل للمروزی ص230 باب رفع الایدی عند القنوت، السنن الکبری للبیہقی ج2 ص212 باب رفع الیدین فی القنوت)

ترجمہ: حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ قنوت میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔“

دلیل نمبر2:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ یَقْرَءُ فِیْ اٰخِرِ رَکْعَةٍ مِّنَ الْوِتْرِ قُلْ ھُوَاللہُ اَحَدٌ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فَیَقْنُتُ قَبْلَ الرَّکْعَةِ.

(جزء رفع الیدین للبخاری ص146 رقم الحدیث163، مسند ابن الجعد ص332 رقم الحدیث2277، مصنف ابن ابی شیبۃ ج4 ص531، فی رفع الیدین فی قنوت الوتر، رقم7028،7027)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے پھر رکوع میں جانے سے پہلے اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

دلیل نمبر3:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے:

کَانَ اَبُوْ ھُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ قُنُوْتِہٖ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ

(قیام اللیل للمروزی ص230 باب رفع الایدی عند القنوت، السنن الکبری للبیہقی ج3 ص41 باب رفع الیدین فی القنوت، مختصر کتاب الوتر للمقریزی 139 باب رفع الایدی عند القنوت)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رمضان کے مہینہ میں دعاء قنوت کے لئے ہاتھ اٹھاتے تھے

[٦]: الفاظِ دعاءِ قنوت

کتب احادیث میں دعائے قنوت کے مختلف الفاظ مروی ہیں۔ چند ملاحظہ ہوں:

روایت نمبر 1:

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَقَنَتَ فِيهَا بَعْدَ الرُّكُوعِ وَقَالَ فِي قُنُوتِهِ: «اللهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ , وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اللهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي , وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ»

(سنن الطحاوی ج1 ص177 باب القنوت فی صلوٰۃ الفجر وغیرھا)

روایت نمبر 2:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُرَيْرٍ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى حُبِّ أَبِي تُرَابٍ إِلَّا أَنَّكَ أَعْرَابِيٌّ جَافٍ، فَقُلْتُ: وَاللهِ لَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ يَجْتَمِعَ أَبَوَيْكَ، لَقَدْ عَلَّمَنِي سُورَتَيْنِ عَلَّمَهُمَا إِيَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتَهُمَا أَنْتَ وَلَا أَبُوكَ: " اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ الْجِدَّ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ، اللَّهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيَجْحَدُونَ آيَاتِكَ، وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ، وَيَتَعَدَّوْنَ حُدُودَكَ، وَيَدْعُونَ مَعَكَ إِلَهًا آخَرَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا

(کتاب الدعاء للطبرانی ص237)

روایت نمبر 3:

أبي بن كعب أنه كان يقول اللهم إنا نستعينك ونستغفرك ونثني عليك فلا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم إياك نعبد ولك نصلي ونسجد وإليك نسعى ونحفد نخشى عذابك ونرجو رحمتك إن عذابك بالكفار ملحق.

(مصنف عبد الرزاق ج3 ص31 باب القنوت، رقم الحدیث 4984)

روایت نمبر 4:

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: عَلَّمَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنْ نَقْرَأَ فِي الْقُنُوتِ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَلاَ نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ، إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج4 ص518، فی قنوت الوتر من الدعاء، رقم الحدیث 6965)

روایت نمبر 5:

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَانْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اللَّهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ، وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ، وَيُقَاتِلُونَ أَوْلِيَاءَكَ اللَّهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ، وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِي لاَ تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ وَلاَ نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَلَكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَخْشَى عَذَابَكَ الْجِدَّ، وَنَرْجُو

رَحْمَتَكَ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ.

(السنن الکبری للبیہقی ج2 ص210۔211 باب دعاء القنوت)

ان سب کا ماحصل اور قدر مشترک یہ الفاظ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں، تجھ پر ایمان لاتے ہیں، تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں، تیری بہترین ثناء بیان کرتے ہیں، تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور جو تیری نافرمانی کرے ہم اس سے الگ ہو جاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لئے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں۔ تیری طرف ہی دوڑتے ہیں ہم تیری بندگی کے لئے حاضر ہوتے ہیں، تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔